



# E-Content

Instructional Media Centre  
Maulana Azad National Urdu University  
Gachibowli, Hyderabad - 32  
T.S. India

## Subject / Course - B.A 1st Year Islamic Studies

Paper : First(Block 1)Islam: Taruf aur Buniyadi Taleemat  
Module Name/Title : Nubuwat aur Wahī



### DEVELOPMENT TEAM

CONTENT	DDE SLM
PRESENTATION	Prof. Abdul Moiz
PRODUCER	Mr Mujahid Ali



Instructional Media Centre  
Maulana Azad National Urdu University  
Gachibowli, Hyderabad - 32  
T.S. India



## اکائی 4 : نبوت اور وحی

### اکائی کے اجزاء

مقصد	4.1
تہبید	4.2
نبوت اور نبی	4.3
منصب نبوت	4.4
نبوت و نبی ہے	4.5
وحی اور اس کی صورتیں	4.6
وحی مقلو اور وحی غیر مقلو	4.7
نبی معصوم ہوتا ہے	4.8
سلسلہ انبیاء	4.9
وحی اور الہامی نہ ہب کی ضرورت	4.10
خلاصہ	4.11
نمونہ سوالات	4.12
مطالعہ کے لئے معاون کتابیں	4.13

### 4.1 مقصد

اس اکائی کو تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ طالب علم اس بات سے واقف ہو جائیں کہ نبوت کا کیا مطلب ہے اور کوئی شخص نبی یا رسول کیسے بتتا ہے؟ اور اس کے کیا اوصاف نیز کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں؟ اسی طرح طلبہ کو اس اکائی کے ذریعہ وحی اور الہام کی ضرورت، وحی کے مختلف طریقے اور ان کی کیفیات سے آگاہی ہو گی جن کے ذریعہ قرآن کوناصل کیا گیا۔

### 4.2 تہبید

دنیا کے مختلف مذاہب میں نبیوں کے آنے کا سلسلہ جاری رہا ہے، اور ان کے ذریعہ اللہ نے اپنے احکام وہدایات اور اپنی کتابیں بھیجی ہیں۔ اس اکائی میں یہ بتایا جائے گا کہ نبی کے کہتے ہیں؟ نبی اور رسول میں کیا فرق ہوتا ہے؟ نبوت کیسے ملتی ہے اور اس کی ذمہ داریاں کیا ہوتی ہیں؟ انبیاء اور رسولوں کو اللہ جب مخاطب کرتا ہے تو اس کے کیا طریقے ہوتے ہیں؟ اصطلاحی زبان میں اس

کو وحی کیوں کہتے ہیں اور اس کی کیا صورتیں ہوتی ہیں؟ اس میں یہ بھی بتایا جائے گا کہ وحی کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے اور وحی متنلوں اور وحی غیر متنلوں میں کیا فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح نبی کے معصوم ہونے پر وہ تنی ڈالی جائے گی اور ان انبیاء کرام کے نام سے متعارف کرایا جائے گا جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔

#### 4.3 نبوت اور نبی

عربی زبان میں ”نبأ“ کے معنی بھی خبر کے ہیں، نبوت کے معنی بھی خبر دینے والا ہے، اس کا اصطلاحی معنی بھی لغوی معنی ہی کے قریب ہے، یعنی نبی اس عظیم انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے انسان کو ان باتوں کی خبر دینے کے لئے منتخب کیا ہو، جو اللہ تعالیٰ کو پسند یا ناپسند ہوں، ایسی برگزیدہ شخصیتوں کے لئے قرآن مجید میں دو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں: نبی اور رسول، رسول کے معنی قاصد کے ہیں، اصطلاح میں رسول ان مقدس ہستیوں کو کہتے ہیں، جن کو خدا نے انسانیت تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے چنان ہو، اس طرح نبی اور رسول میں کوئی فرق نہیں ہے، اللہ کے پیغمبروں کو کبھی نبی کے لفظ سے ذکر کیا جاتا ہے اور کبھی رسول کے لفظ سے۔

بعض حضرات نے نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق کیا ہے، اس سلسلہ میں دورائیں معروف ہیں :

(الف) رسول اسے کہتے ہیں جسے نبی شریعت بھی دی گئی ہو، لیکن نبی کے لئے نبی شریعت کا حامل ہونا ضروری نہیں، اس طرح ہر رسول نبی ہوتے ہیں، لیکن ہر نبی کے لئے رسول ہونا ضروری نہیں، جیسے حضرت عیسیٰ، حضرت مسیح اور حضرت ہارون، اللہ کے نبی تو تھے، لیکن ان کو مستقل شریعت نہیں دی گئی تھی۔ حضرت موسیٰ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نبی کے ساتھ ساتھ رسول بھی تھے، کیوں کہ وہ مستقل شریعت لے کر تشریف لائے تھے۔

(ب) رسول اسے کہتے ہیں جو مختلف قوموں کی طرف مبوث ہوئے ہوں، جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ وغیرہ، اور نبی وہ ہیں جو کسی ایک گروہ کی طرف بھیجے گئے ہوں، جیسے حضرت صالح اہل مدین کی طرف، حضرت زکریا، حضرت عیسیٰ اور حضرت مسیح بن اسرائیل کی طرف۔

#### 4.4 منصب نبوت

لیکن اس سے یہ نہ بھتنا چاہئے کہ پیغمبر کی حیثیت قاصد محض کی ہوتی ہے، جو باری تعالیٰ کا کلام اس کے بندوں تک پہنچادیتا ہے، بلکہ وہ اس کلام کا شارح بھی ہوتا ہے، کلام الہی میں جو باتیں کہی گئی ہیں، اسے عمل کے ساتھ میں ڈھال کر لوگوں کے سامنے پیش بھی کرتا ہے اور خدا کے احکام کو اس کے بندوں پر نافذ بھی کرتا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان مختلف حیثیتوں کو قرآن مجید میں بار بار بیان کیا گیا ہے، اسی پس منظر میں آپ کی اطاعت و اتابع کا حکم دیا گیا :

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيَطَّاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ۔ (النساء: ۶۲)۔

(ہم نے رسول کو اس لئے بھیجا ہے کہ حکم الہی کے مطابق ان کی اطاعت کی جائے۔)

یہ اطاعت مخصوص امیر کی حیثیت سے نہیں ہے، جو امیر کی زندگی تک محدود ہوتی ہے، بلکہ یہ اطاعت بھیت رسول ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہمیشہ کے لئے ہے، کیوں کہ آپ کی نبوت قیامت تک کے لئے ہے، یہ بھی فرمایا گیا کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے:

من يطع الرسول فقد أطاع الله۔ (النساء: ٨٠)

اسی طرح آپ کے افعال کی اتباع و پیروی کا حکم دیا گیا، چنانچہ ارشاد ہے :

لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة۔ (احزاب: ٢١)

(تمہارے لئے اللہ کے رسول کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔)

نیز یہ بھی فرمایا گیا کہ آپ کی اتباع و پیروی ہی اللہ تعالیٰ کی محبت کی کسوٹی ہے :

قُلْ إِنْ كَنْتُمْ تَحْبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوهُنِّي يَحْبِبُكُمُ اللَّهُ۔ (آل عمران: ٣١)

(اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت فرمائیں گے۔)

اسی طرح نبی کا منصب یہ بھی ہے کہ وہ اگر کوئی فیصلہ کر دے تو نہ صرف یہ کہ لوگ اس کے سامنے سرتسلیم خم کر دیں، بلکہ اس فیصلہ کو دل کی پوری آمادگی کے ساتھ قبول کریں :

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يَوْمَنُونَ حَتَّىٰ يَحْكُمُوكُمْ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ  
حَرْجاً مَا قَضَيْتُ وَيَسِّلِمُوا تَسْلِيماً۔ (النساء: ٢٥)

(آپ کے پروردگار کی قسم ہے! وہ ہرگز صاحب ایمان نہیں ہو سکتے، جب تک اپنے آپسی جھگڑے میں آپ کو حکم نہ بنائیں پھر آپ کے فیصلہ سے اپنے دل میں کوئی حرج محسوس نہیں کریں اور پوری طرح اسے تسلیم کر لیں۔)

جس طرح کلام الہی کی تلاوت اور لوگوں تک اسے پہنچانا پیغمبر کی ذمہ داری ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو اپنے کلام کا شارح بھی بنایا ہے :

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْذِكْرَ لِتَبَيَّنَ لِلنَّاسِ مَا نَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ (الخل: ٣٣)

(ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب نصیحت اس لئے نازل کی ہے کہ جو حکام آپ کی طرف اتارے گئے ہیں، آپ لوگوں کے لئے انھیں واضح فرمادیں۔)

اس لئے نبی و رسول اصل میں تو اللہ کا کلام اس کے بندوں تک پہنچاتے ہیں، لیکن منصب نبوت صرف اسی ذمہ داری تک محدود نہیں ہے، کلام الہی کی تشریع، اس کا عملی نمونہ پیش کرنا، مسلمانوں پر اس کو نافذ کرنا، اس کے مطابق نزاعات کے فیصلے کرنا یہ سب انبیاء کی ذمہ داری میں داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بعض نعمتیں وہ ہیں جو محنت اور کدوکاوش سے حاصل کی جاتی ہیں، جیسے علم، پیسہ، فنی مہارت وغیرہ اور کچھ چیزیں وہ ہیں جو من جانب اللہ عطا کی جاتی ہیں، انسان ان کو اپنی سعی و محنت سے حاصل نہیں کر سکتا، جیسے رنگ و روپ، تقدیم، آواز، ذہانت۔ پہلی قسم کی چیزوں کو ”کسبی“، کہا جاتا ہے اور دوسرا قسم کی چیزوں کو ”وہبی“، نبوت بھی اللہ تعالیٰ کی وہبی نعمت ہے، جسے عبادت و ریاضت اور محنت و کوشش کے ذریعہ حاصل نہیں کیا جاسکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اسے بلند منصب کے لئے منتخب فرماتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَطْلَعُكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكُنَ اللَّهُ يَجْتَبِي مِنْ رَسُولِهِ مِنْ يِشَاءُ فَامْنُوا بِاللَّهِ  
ورَسُولِهِ (آل عمران: ۱۷۹)

(اللہ تعالیٰ کا یہ قاعدہ نہیں ہے کہ تم کو براہ راست غیب کا علم دے، بلکہ وہ اس کام کے لئے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے، چن لیتا ہے، پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاو۔)

### معلومات کی جانچ

- 1- نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟
- 2- نبوت کسی ہوتی ہے یا وہبی ہوتی ہے؟

## 4.6 وحی اور اس کی صورتیں

وحی کے لغوی معنی ”پوشیدہ اشارہ“ کے ہیں، پیغمبر پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کلام ارتتا ہے، وہ دوسروں کی نظر سے مخفی ہوتا ہے، اسی مناسبت سے پیغمبر پر ہونے والے الہام کو ”وحی“ کہتے ہیں، اس طرح وحی کی اصطلاحی تعریف یوں کی جاسکتی ہے : وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جانے والی وہ خبر ہے، جو براہ راست اللہ کے نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہے اور جس سے عام انسان انبیاء و رسولوں کے واسطے ہی سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔

قرآن و حدیث میں وحی کے سات طریقوں کا ذکر آیا ہے :

(الف) رؤیا صادقة یعنی سچے خواب — انبیاء کی چوں کہ شیاطین سے حفاظت کی جاتی ہے، اس لئے ان کے خواب سچ ہوتے ہیں اور حکم الہی کا درجہ رکھتے ہیں، چنانچہ خواب ہی کی بناء پر حضرت ابراہیم نے اپنے صاحزادہ حضرت اسماعیل کی قربانی کا فیصلہ کیا تھا۔ اور خواب ہی کی بنیاد پر سن 6 ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا، جس کے نتیجہ میں صلح حدیبیہ ہوئی اور آئندہ سال مسلمانوں نے عمرۃ القضاۓ کیا۔

- (ب) اللہ تعالیٰ اپنا کلام اپنے رسول کے سینہ پر نقش فرمادیتے ہیں، اسی کو قرآن مجید میں ”نفت فی الروع“ (دل میں ڈالنا) کہا گیا ہے بعض اہل علم کی رائے ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اسی طریقہ سے وحی ہوا کرتی تھی۔
- (ج) وحی کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ حکم الہی لکھی ہوئی تختی کی صورت میں نازل کیا جاتا، جیسا کہ حضرت موسیٰ پر تورات کی تختیاں نازل کی گئیں۔
- (د) اللہ تعالیٰ براہ راست اپنے پیغمبر سے ہم کلام ہوتے ہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ سے براہ راست کلام کرنے کا ذکر آیا ہے، (طہ: ۱۱-۱۲) — نیز احادیث سے معلوم ہوتا ہے سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں واقعہ معراج کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہیں۔
- (ه) فرشتہ پیغمبر پر اپنی اصل صورت میں ظاہر ہو کر اللہ کا کلام اتارتا ہے، چنانچہ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک موقع پر حضرت جبریل نے اپنی اصل صورت میں ظاہر ہو کر آپ ﷺ پر وحی نازل کی تھی۔
- (و) فرشتہ انسانی صورت میں پیغمبر کے سامنے حاضر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھ کر سنتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ پر جب حضرت جبریل انسانی صورت میں نمودار ہوتے تو صحابی رسول حضرت دحیہ کلبی کی صورت اختیار فرماتے۔
- (ز) فرشتہ پیغمبر پر آن دیکھی صورت میں آتا ہے، جسے نبی تو محسوس کرتا ہے، لیکن حاضرین اسے نہیں دیکھ سکتے، یہ صورت بہت پُر مشقت ہوتی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب اس طرح وحی اترتی تو ٹھنڈک کے موسم میں بھی آپ کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی، اور آپ پر ایک خاص قسم کی کیفیت طاری ہوتی، آپ پر زیادہ تر اس کیفیت کے ساتھ وحی نازل ہوا کرتی تھی۔

قرآن مجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری چار شکلوں میں نازل ہوا ہے، البتہ وحی کی پہلی تین شکلوں میں شریعت کے بعض اور احکام اتارے گئے ہیں۔

#### 4.7 وحی متلو اور وحی غیر متلو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی نازل کی گئی ہے، اس کی دو قسمیں کی جاسکتی ہیں: وحی متلو، وحی غیر متلو۔

”وحی متلو“ سے مراد ایسی وحی ہے، جس میں الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کے ہوں اور معنی بھی، یعنی قرآن مجید، یہ پورا کا پورا وحی متلو ہے اور اس کا ایک ایک حرفاً اللہ کی طرف سے ہے۔

”وحی غیر متلو“ سے مراد اللہ تعالیٰ کے وہ احکام ہیں، جن کے معانی و مقاصد تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں، مگر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الفاظ میں ادا فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی نوعیت بھی ہے، چنانچہ خود قرآن مجید میں وحی غیر متلو کا ذکر موجود ہے، جیسے :

(١) وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَبَعُ الرَّسُولَ مَمْنُ يَنْقُلُ عَلَى عَقْبِيهِ

(البقرة: ١٢٣)

(اور جس قبلہ پر آپ تھے ہم نے اسے اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھ لیں کہ کون رسول کی بیروی کرتا ہے، اور کون اللہ پاؤں والپیں ہو جاتا ہے؟)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیت المقدس کو قبلہ بنانے کا حکم ہوا تھا، لیکن قرآن مجید میں کہیں اس کا ذکر نہیں ہے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ وحی غیر مملوک ذریعہ آپ کو یہ حکم دیا گیا تھا۔

(٢) وَإِذْ يَعْدِكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا الْكُمُّ وَتَوَدُّونَ أَنْ غَيْرُ ذَاتِ الشُّوْكَةِ  
تَكُونُ لَكُمْ وَيَرِيدُ اللَّهُ أَنْ يَحْقِّقَ الْحَقَّ بِكَلْمَتِهِ وَيُقْطِعَ دَابِرَ الْكُفَّارِينَ - (الأنفال: ٧)

(اور جب کہ اللہ تعالیٰ آپ سے وعدہ فرمائے تھے کہ دو گروہوں (یعنی تجارتی قافلہ اور لشکر قریش) میں سے ایک تمہارے ہاتھ آئے گا اور تم چاہتے تھے کہ غیر مسلک گروہ تمہیں ملے؛ حالاں کہ اللہ چاہتے ہیں کہ اپنے کلمات کے ذریعہ حق کو ثابت کر دکھائیں اور کافروں کی کمر توڑ دیں۔)

اس آیت میں جس وعدہ کا ذکر کیا گیا ہے، قرآن مجید میں کہیں اس کا ذکر نہیں ہے، اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی غیر مملوکی شکل میں اس کا وعدہ فرمایا گیا تھا۔

### معلومات کی جانچ

1- وحی کا لغوی معنی کیا ہے؟

2- وحی نازل ہونے کے سات طریقے کون کون سے ہیں؟

3- وحی مملوک اور وحی غیر مملوک میں کیا فرق ہے؟

### 4.8 نبی مصصوم ہوتا ہے

نبی و رسول چوں کہ اپنے قول و عمل کے ذریعہ احکام خداوندی کا ترجمان ہوتا ہے، اس لئے وہ غیر معمولی صلاحیتوں اور پاکیزہ اوصاف کا حامل ہوتا ہے، اسی لئے نبی گناہوں سے مصصوم ہوتا ہے، نبوت سے پہلے بھی کفر و شرک، گناہ کبیرہ، اخلاق و مرمت کے خلاف افعال سے اس کی حفاظت کی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کی حفاظت کا ذکر فرمایا ہے، جب عزیز مصر کی بیوی نے آپ کو پھانسے کی کوشش کی، (یوسف: ٢٢) اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَنَ فِي أُمُّيَّتِهِ  
فَيَنْسُخَ اللَّهُ مَا يَلْقَى الشَّيْطَنَ ثُمَّ يَحْكُمُ اللَّهُ آيَاتِهِ - (الجُّمَعَ: ٥٢)

(ہم نے تم سے پہلے جو بھی نبی یا رسول بھیجے ہیں، پھر جب کبھی انہوں نے کسی بات کی تمنا کی، تو شیطان نے ان کی تمنا میں وسوسہ ڈالنے کی کوشش کی، مگر اللہ تعالیٰ شیطان کے وسوسے کو منادیت ہے ہیں اور اپنی آیات کو مضبوط فرمادیتے ہیں۔)

اسی طرح نبی اپنے اخلاق کے اختبار سے بھی نہایت اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا: انک لعلی خلق عظیم۔ (القلم: ۲)

انبیاء و رسول سے کبھی انغوش بھی ہو سکتی ہے، لیکن اس پر بھی انھیں اللہ کی طرف سے متنبہ فرمادیا جاتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیر ان بدر کے سلسلہ میں جو فیصلہ فرمایا، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ نازل ہو گئی۔ (آل انس: ۶۷)

## 4.9 سلسلہ انبیاء

انسان چوں کہ شروع سے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا محتاج رہا ہے، اس لئے جب سے اس دنیا میں انسان نے قدم رکھا اسی دن سے نبوت الہی کا سلسلہ بھی جاری ہو گیا، چنانچہ حضرت آدم سب سے پہلے انسان تھے اور سب سے پہلے پیغمبر بھی، پھر خدا نے ہر قوم میں اور ہر زمانہ میں اپنے رسول بھیجے اور اپنی کتابیں انواریں، جس کا سلسلہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہو گیا۔

قرآن مجید میں تمام پیغمبروں کا ذکر نہیں کیا گیا ہے، کچھ پیغمبروں کا ذکر آیا ہے، لہذا جن پیغمبروں کا ذکر آیا ہے، ان پر تو تفصیلی طور پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور جن کا ذکر نہیں آیا ہے، ان پر ایمان لانا ضروری ہے، قرآن مجید میں جمیعت مجموعی ایسی ستائیں برگزیدہ ہستیوں کا ذکر ہے، اور وہ یہ ہیں:

آدم، نوح، ابراہیم، لوط، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، یوسف، ہود، صالح، شعیب، موسیٰ، ہارون، داؤد، سليمان، الیاس، یونس، الحسین، ادریس، ایوب، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، لقمان، عزیز، ذوالکفل، محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ان میں سے دو یعنی حضرت لقمان اور حضرت عزیز کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ نبی تھے یا ایک بندہ صالح۔

## 4.10 وجی اور الہامی مذہب کی ضرورت

انسان کے زندگی گزارنے کا ایک طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر انسان اپنی خواہش کے مطابق عمل کرے، لیکن اس میں دشواری یہ ہے کہ خواہشات میں مکراوہ ہوتا رہتا ہے، ایک شخص ایک شی کو پسند کرتا ہے، دوسرا شخص اس شی کو ناپسند کرتا ہے، اس طرح سماج میں مکراوہ کی فضائیدا ہو گی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ سماج کے ایک گروہ کو تمام لوگوں کے لئے زندگی کے اصول متعین کرنے کا اختیار دے دیا جائے، اس میں بھی یہی خرابی ہے، کیوں کہ سماج کے ایک گروہ کے مفادات اور دوسرے گروہ کے مفادات میں مکراوہ ہو سکتا ہے۔ اب اگر کسی ایک گروہ کے ہاتھ میں یہ اختیار دے دیا جائے کہ وہ تمام انسانوں کے بارے میں حقوق اور فرائض متعین کرے تو اس کی کوشش ہو گی کہ وہ اس طبقہ کو فائدہ پہنچائے، جس طبقہ سے اس کا تعلق ہے، چاہے اس سے دوسرے طبقات کے مفادات محروم ہوں، چنانچہ دنیا کے مختلف علاقوں میں رنگ نسل یا ذات پات کی جو تفریق روکھی گئی اور کچھ انسانوں کو پیدائشی طور پر عظیم اور برتر

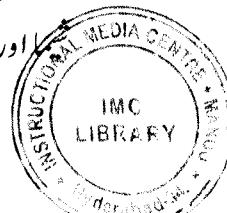
اور کچھ کو حقیر و مکتر سمجھا گیا، یہ اسی کا نتیجہ ہے، اس لئے انسان کو خود انسان منصفانہ نظام حیات نہیں دے سکتا ہے۔

زندگی گزارنے کا طریقہ وہی دے سکتا ہے، جس میں دو با تین بدرجہ کمال پائی جائیں، علم اور عدل۔ علم سے مراد یہ ہے کہ وہ انسانوں کے جذبات و خواہشات سے اور اس کے نفع و نقصان سے پوری طرح آگاہ ہو۔ انسان اپنے جذبات سے تو آگاہ ہوتا ہے، لیکن اپنے بھائیوں کے جذبات اور خواہشات سے اکثر اوقات بے خبر رہتا ہے، اسی طرح وہ خود اپنے نفع و نقصان کے بارے میں بھی واقف نہیں ہوتا، ایک کام کو وہ فائدہ کا کام سمجھ کر شروع کرتا ہے، لیکن جلد ہی اسے احساس ہو جاتا ہے کہ یہ اس کے لئے فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان دہ ہے، ایک چیز کو وہ نقصان کی بات سمجھتا ہے، لیکن اسے جلد ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ جس بات کو وہ نقصان دہ سمجھ رہا تھا، وہی اس کے لئے اصل میں مفید ہے۔

عدل سے مراد یہ ہے کہ وہ انسانیت کے تمام گروہوں کے ساتھ منصفانہ برداشت کر سکے، انسان کے ساتھ مشکل یہ ہے کہ وہ مختلف گروہی بندھنوں میں بندھا ہوا ہے، اس کا تعلق بنیادی طور پر مرد یا عورت و صنفوں میں سے ایک سے ہو گا، پھر رنگ و نسل، وطن، زبان اور کلپن کا اختلاف بھی انھیں الگ الگ گروہوں میں بانٹ دیتا ہے، اس گروہی نسبت کی وجہ سے آدمی ایک طرف جھک جاتا ہے اور یہ جھکاؤ عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے میں رکاوٹ بن جاتا ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی تو دنیا میں مختلف اقوام کے درمیان جو جنگیں ہوئی ہیں، یا آج بھی ہو رہی ہیں، ان کی نوبت نہیں آئی ہوتی، اس لئے ایک انسان یا ایک انسانی گروہ پوری انسانیت کے ساتھ عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتا۔

وہی الہی انسان کو زندگی گزارنے کا ایسا طریقہ عطا کرتی ہے، جو خدا کی طرف سے ہے، کیوں کہ خدا کا علم پوری کائنات کو حاوی ہے، وہ انسان کے اندر وہی جذبات اور اس کے مستقبل کے نفع و نقصان سے بھی پوری طرح واقف ہے، خدا انسان سے بالآخر ایک ذات ہے، کسی خاص انسانی گروہ سے اس کا تعلق نہیں، اس لئے اس کی تعلیمات انسان کی مصلحتوں اور ضرورتوں کے مطابق بھی ہوں گی اور تمام انسانی گروہوں کے ساتھ عدل و انصاف کے تقاضوں کو بھی پورا کریں گی، اسی لئے وہی انسان کی ضرورت ہے، قانون الہی سے آزاد ہو کر زندگی کا جو طریقہ اختیار کیا جائے گا، اس میں نہ انسانی مصالح کی تکمیل ہو سکتی ہے اور نہ پوری انسانیت کے ساتھ انصاف کا تقاضا پورا ہو سکتا ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ سائنس نے مذہب اور وحی کی ضرورت کو ختم کر دیا ہے، لیکن ایسا نہیں ہے، سائنس ہمیں یہ بتاتی ہے کہ کائنات میں چھپی ہوئی حقیقتیں کیا ہیں؟ لیکن وہ ہمیں یہ نہیں بتاتی کہ یہ اسی طرح کیوں ہیں؟ وہ ہمیں بتاتی ہے کہ زمین سورج کے گرد گردش کر رہی ہے، لیکن کیوں گردش کر رہی ہے اور کوئی ذات ہے جو اسے مسلسل گردش کی حالت میں رکھے ہوئے ہے، اس کا جواب سائنس کے پاس نہیں ہے، اور وحی اسی حقیقت کو واضح کرتی ہے، سائنس کے ذریعہ نئے آلات وجود میں آتے ہیں، لیکن ان آلات و ذرائع کا استعمال کی مقاصد کے لئے ہو اور کن مقاصد کے لئے نہ ہو؟ اس کا سبق ہمیں خدا کا بھیجا ہوا مذہب سمجھاتا ہے، سائنس خدا کی دی ہوئی عقل کی عظیم اور حیرت انگیز کاوشوں سے عبارت ہے، لیکن ان ایجادات و اختراعات کا استعمال انسانیت کے مفاد میں ہو یا اس کو نقصان پہنچانے کے لئے؟ اس کا سبق ہمیں قانون خداوندی سے ملتا ہے، اگر سائنس مذہب کے تابع ہوتی تو ہیرو اور ناگا سا کی جیسے المناک و اقعات دنیا میں پیش نہ آئے ہوتے، اس لئے حقیقت یہ ہے کہ سائنس نے مذہب کی ضرورت کو



بڑھایا ہے، نہ کہ اسے کم کیا ہے۔

### معلومات کی جانچ

- 1 نبی کیوں معصوم ہوتا ہے؟
- 2 قرآن میں کتنے انبیاء کا ذکر آیا ہے؟
- 3 وحی اور الہامی نہب کی ضرورت کیا ہے؟

### 4.11 خلاصہ

- نبی وہ عظیم انسان ہے، جس کو اللہ نے انسانوں تک اپنی پسند اور احکام پہنچانے کے لئے منتخب کیا ہو۔
- نبی کی ذمہ داری اللہ کا پیغام پہنچانے کے علاوہ اس کی تشریع کرنا اور اس کے لئے عملی نمونہ پیش کرنا بھی ہوتا ہے۔
- نبوت وہی نعمت ہے، اور اللہ تعالیٰ خود اس کے لئے اپنے بندوں میں سے انتخاب فرماتے ہیں۔
- وحی کی کل 7 صورتیں ہیں، جن میں سے چار طریقوں سے قرآن مجید کا نزول ہوا ہے۔
- وحی غیر مقلو سے مراد وہ احکام ہیں، جو اللہ کی طرف سے ہیں، لیکن الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔
- نبی گناہوں سے معصوم ہوتا ہے۔
- نبوت کا سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔

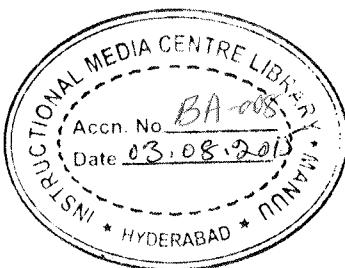
### 4.12 نمونہ سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات کم از کم پندرہ سطروں میں لکھیے۔

- 1 نبی کے لغوی معنی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟
- 2 کیا نبی اور رسول میں کچھ فرق بھی ہے؟
- 3 نبی کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

درج ذیل سوالات کے جوابات تیس سطروں میں لکھیے۔

- 4 وہی سے کیا مراد ہے اور نبوت وہی ہے یا کسی؟
- 5 وحی کی کیا کیا صورتیں ہوا کرتی تھیں؟
- 6 وحی غیر مقلو سے کیا مراد ہے؟



7۔ قرآن مجید میں کن کن انبیاء کا ذکر موجود ہے؟

#### 4.13 مطالعہ کے لیے معاون کتابیں

- 1۔ منصب رسالت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (اردو)
- 2۔ منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (اردو) مولانا محمد تقی عثمانی (اردو)
- 3۔ علوم القرآن

- ۵۰۰ :-